ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

تفسیر عبدالحق دارمنگی کا اُردو ترجمہ اور اس میں سیرتِ رسول ﷺ سے متعلق واقعات اور احادیث کی تحقیق و تخریج: سورۃ الفاتحہ تا سورۃ النسآء

Urdu translation of Tafsir Abdul Haq Darmangi and the research and analysis of events and hadiths related to the life of the Prophet ﷺ: Surat al-Fatiha to Surat al-Nisaa

☆سعدیہ بی بی

پی ایچ ڈی سکالر، شعبۂ علومِ اسلامیہ، قرطبہ یونیورسٹی پشاور

☆☆ڈاکٹر گل زادہ شیر پاؤ: ایچ اوڈی، شعبہ علومِ اسلامیہ، قرطبہ یونیورسٹی پشاور

Abstract

Hazrat Maulana Abdul Haq (may Allah have mercy on him) who was a well-known and prominent religious scholar of village Darmangi Peshawar who dedicated his whole life to religion, his greatest achievement was the first translation of the Holy Quran in Pashto language and he spent his entire life teaching religious knowledge. The greatest achievement of Maulana Abdul Haq (may God bless him and grant him peace) dedicated to acquisition was the Holy Quran in Pashto language. He first translated the Holy Quran into Pashto with simple meaning 100 years ago, and people who speak and read Pashto are enjoying it in every corner of the world. His translation of Quran and commentary in Pashto is loved by people from all walks of life and Quran is easily available at all religious shops in the market. This is the first and original commentary of the Qur'an and is so authentic and succinct in meaning and the long text has been translated in a concise and very unique way. Due to the correctness and comprehensiveness of his thoughts, not only Khyber Pakhtunkhwa but also many scholars and many students of Afghanistan read this commentary of the Holy Quran in different madrasas and mosques and other places and are benefiting from it. Until the existence of this world, Maulana Abdul Haq's translation and commentary will be read and people of all walks of life will continue to benefit from it. Tafsir Darmangi is the most famous and first such Tafsir in Pashto language, which is highly liked by the scholars of this region and Afghanistan. The commentator has made every possible effort to explain the glory of the descent wherever possible and while explaining the explanation, he has explained the explanation from the main source along with the summary. For hadiths, the commentator has chosen Sahih Sita. In this research effort, it has been analyzed and researched by quoting the events and traditions related to the short but comprehensive biography of the commentator.

Keyword's: Maulana Abdul Haq, Pashto Quran translation, Tafsir Darmangi, religious scholarship, Islamic commentary.

حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ جو گاؤں دارمنگی پشاور کے معروف اور ممتاز عالم دین تھے جنہوں نے اپنی تمام زندگی دین کے لیے وقف کر دی ان کا سب سے بڑا کارنامہ پشتو زبان میں قرآن پاک کا پہلا ترجمہ تھا اور اس نے اپنی ساری زندگی دینی علم کے حصول میں وقف کر دی مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کا سب سے بڑا کارنامہ پشتو زبان میں قرآن پاک تھا۔[1]

انہوں نے 100 سال قبل پہلی بار قرآن پاک کا پشتو میں سادہ معنی کے ساتھ ترجمہ کیا، اور جو لوگ پشتو بولتے اور پڑھتے ہیں وہ دنیا کے کونے کونے میں اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اس کا ترجمہ قرآن اور تفسیر پشتو میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو پسند ہے اور بازار میں تمام مذہبی دکانوں پر قرآن آسانی سے دستیاب ہے۔

یہ قرآن کی پہلی اور اصل تفسیر ہے اور اس قدر مستند اور مختصر معنی میں ہے اور طویل متن کا ترجمہ مختصر اور انتہائی منفرد انداز میں کیا گیا ہے۔ ان کے افکار کی درستگی اور جامعیت کی وجہ سے نہ صرف خیبر پختونخوا بلکہ افغانستان کے بہت سے علماء کرام اور بہت سے طلباء مختلف مدارس و مساجد اور دیگر مقامات پر قرآن پاک کی اس تفسیر کو پڑھتے ہیں اور اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اس دنیا کے وجود تک مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ و تفسیر پڑھی جائے گی اور ہر طبقہ فکر کے لوگ اس سے مستفید ہوتے رہیں گے۔

1 کاروان عامر رپورٹ فار پی ٹی وی

قواعدِ کعبہ اور ابراہیم علیہ السلام

﴿وَإِذۡ يَرۡفَعُ إِبۡرَٰهِـۧمُ ٱلۡقَوَاعِدَ مِنَ ٱلۡبَيۡتِ وَإِسۡمَٰعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ رَبَّنَا وَٱجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةٗ مُّسۡلِمَةٗ لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَآۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ رَبَّنَا وَٱبۡعَثۡ فِيهِمۡ رَسُولٗا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُواْ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيهِمۡۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ وَمَن يَرۡغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبۡرَٰهِـۧمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفۡسَهُۥۚ وَلَقَدِ ٱصۡطَفَيۡنَٰهُ فِي ٱلدُّنۡيَاۖ وَإِنَّهُۥ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ لَمِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ إِذۡ قَالَ لَهُۥ رَبُّهُۥٓ أَسۡلِمۡۖ قَالَ أَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ وَوَصَّىٰ بِهَآ إِبۡرَٰهِـۧمُ بَنِيهِ وَيَعۡقُوبُ يَٰبَنِيَّ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصۡطَفَىٰ لَكُمُ ٱلدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسۡلِمُونَ أَمۡ كُنتُمۡ شُهَدَآءَ إِذۡ حَضَرَ يَعۡقُوبَ ٱلۡمَوۡتُ إِذۡ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعۡبُدُونَ مِنۢ بَعۡدِيۖ قَالُواْ نَعۡبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ ءَابَآئِكَ إِبۡرَٰهِـۧمَ وَإِسۡمَٰعِيلَ وَإِسۡحَٰقَ إِلَٰهٗا وَٰحِدٗا وَنَحۡنُ لَهُۥ مُسۡلِمُونَ تِلۡكَ أُمَّةٞ قَدۡ خَلَتۡۖ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَلَكُم مَّا كَسَبۡتُمۡۖ وَلَا تُسۡـَٔلُونَ عَمَّا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ﴾

"اور اس وقت کا تصور کرو جب ابراہیم بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور اسماعیل بھی (ان کے ساتھ شریک تھے، اور دونوں یہ کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار! ہم سے (یہ خدمت) قبول فرمالے۔ بیشک تو اور صرف تو ہی، ہر ایک کی سننے والا، ہر ایک کو جاننے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں کو اپنا مکمل فرمانبردار بنالے اور ہماری نسل سے بھی ایسی امت پیدا کر جو تیری پوری تابع دار ہو اور ہم کو ہماری عبادتوں کے طریقے سکھا دے اور ہماری توبہ قبول فرمالے۔ بیشک تو اور صرف تو ہی معاف کر دینے کا خوگر (اور) بڑی رحمت کا مالک ہے۔ اور ہمارے پروردگار! ان میں ایک ایسا رسول بھی بھیجنا جو انہی میں سے ہو، جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے، انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، اور ان کو پاکیزہ بنائے۔ بیشک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی حکمت بھی کامل۔ اور کون ہے جو ابراہیم کے طریقے سے انحراف کرے؟ سوائے اس شخص کے جو خود اپنے آپ کو حماقت میں مبتلا کر چکا ہو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم نے دنیا میں انہیں (اپنے لیے) چن لیا تھا، اور آخرت میں ان کا شمار صالحین میں ہوگا۔ جب ان کے پروردگار نے ان سے کہا کہ: سرِ تسلیم خم کر دو! تو وہ (فوراً) بولے: میں نے رب العالمین کے (ہر حکم کے) آگے سر جھکا دیا۔ اور اسی بات کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی، اور یعقوب نے بھی (اپنے بیٹوں کو) کہ: اے میرے بیٹو! اللہ نے یہ دین تمہارے لیے منتخب فرمالیا ہے، لہٰذا تمہیں موت بھی آئے تو اس حالت میں آئے کہ تم مسلم ہو۔ کیا اس وقت تم خود موجود تھے جب یعقوب کی موت کا وقت آیا تھا۔ جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ ان سب نے کہا تھا کہ: ہم اسی ایک خدا کی عبادت کریں گے جو آپ کا معبود ہے اور آپ کے باپ دادوں ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق کا معبود ہے۔ اور ہم صرف اسی کے فرمانبردار ہیں۔ وہ ایک امت تھی جو گزر گئی، جو کچھ انہوں نے کمایا وہ ان کا ہے اور جو کچھ تم نے کمایا وہ تمہارا ہے، اور تم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا عمل کرتے تھے"۔

تفسیری نکات

حدیث مرفوع میں آیا ہے:

فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي، حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ البِنَاءُ، جَاءَ بِهَذَا الحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الحِجَارَةَ، وَهُمَا يَقُولاَنِ: {رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ}[2]

"اسماعیلؑ پتھر اٹھا کر دیتے اور حضرت ابراہیمؑ اس کی تعمیر کرتے اور دونوں ساتھ ہی ساتھ دعا کرتے تھے ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ---الخ﴾"۔

ایک روایت میں ہے کہ ان کو آواز آئی کہ آپ کی دعا قبول ہوئی اور وہ پیغمبر آخری زمانے میں آئے گا، عرباض بن سایہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

" إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ، وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِ ذَلِكَ، دَعْوَةِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةِ عِيسَى قَوْمَهُ، وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ "[3]

"میں اس وقت سے خاتم النبیین لکھا جا چکا ہوں جب کہ آدم (علیہ السلام) اپنے گارے میں تھے اور میں تمھیں پہلے اپنا حال سناتا ہوں کہ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعاؤں سے آیا ہوں اور میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی بشارت ہوں اس نے بنی اسرائیل کو کہا کہ میں تمہیں ایک ایسے پیغمبر کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور ان کا نام احمد ہو گا اور میں وہی نور ہوں جب کہ میری والدہ ماجدہ نے مجھے جنتے وقت دیکھا کہ میری بدن سے ایک نور نکلتا ہے جو اس نور کی وجہ سے شام کے محلات روشن ہو گے"۔

شان نزول

روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اپنے بھتیجے سلمہ اور مہاجر کو اسلام کی دعوت دی اور فرمایا کہ تورات میں موجود ہے کہ میں اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے ایک پیغمبر آئے گی جس کا نام مبارک احمد ہو گا ان پر ایمان لانے والا ہدایت پائیں گا اور انکار کرنے والا لعنت کا مستحق ہو گا سلمہ نے اسلام قبول کر لیا لیکن مہاجر نے انکار اللہ نے یہ آیت ﴿وَمَن يَرۡغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبۡرَٰهِـۧمَ إِلَّا مَن سَفِهَ﴾ نازل فرمائی۔[4]

یہود اور نصاریٰ یہ دعویٰ کرتا تھا کہ ہم دین ابراہیم پر ہے اور وہ بھی یہودی یا عیسائی ہیں تو اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی تم اے یہودیوں اور عیسائیوں! کیوں یہ باتیں بنا رہے ہو۔ فرمانِ ربانی ہے:

﴿مَا كَانَ إِبۡرَٰهِيمُ يَهُودِيّا وَلَا نَصۡرَانِيّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفا مُّسۡلِما وَمَا كَانَ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ﴾[5]

"ابرہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی اور نہ مشرک بلکہ خالص مسلمان تھے توحید اور اخلاص پیکر تھے"۔

---

2 بخاری، صحیح بخاری، ج4، ص142، رقم الحدیث:3364

3 ابن حنبل، مسند احمد، ج28، ص395، رقم الحدیث:17163

حکم: شعیب الارناؤوط نے اپنی تحقیق کر کے اس حدیث کو دیگر اسناد کی متابعات کی وجہ سے صحیح لغیرہ کہا ہے۔ حوالہ مذکورہ

4 بروسوی، تفسیر روح البیان، ج1، ص236

5 سورۃ آل عمران 67:3

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

ان آیتوں میں یہود و نصاریٰ پر رد کیا گیا ہے۔[6]

شانِ نزول

جب یہودیوں نے دعویٰ کیا کہ حضرت یعقوب (علیہ السلام) تو یہودیت پر مرا ہیں اور انہوں نے مرتے وقت اپنی اولاد کو بھی یہودیت کا پابند رہنے کی وصیت فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت پر ان کا رد کیا اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ پھر انہوں نے کہا کہ ہم ان حضرات کی اولاد سے ہیں اور ہمیں ان کی اس نسبت سے بہت فائدہ ہو گا۔ اس کا رد بھی ہو گیا اللہ تعالی کے ہاں نسبت کا کوئی فائدہ نہیں۔ وہاں اعمال صالح اور تقویٰ وطہارت کی ضرورت ہے۔[7]

تحویلِ قبلہ

﴿سَيَقُولُ ٱلسُّفَهَآءُ مِنَ ٱلنَّاسِ مَا وَلَّىٰهُمۡ عَن قِبۡلَتِهِمُ ٱلَّتِي كَانُواْ عَلَيۡهَا قُل لِّلَّهِ ٱلۡمَشۡرِقُ وَٱلۡمَغۡرِبُ يَهۡدِي مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٖ وَكَذَٰلِكَ جَعَلۡنَٰكُمۡ أُمَّةٗ وَسَطٗا لِّتَكُونُواْ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيۡكُمۡ شَهِيدٗاۗ وَمَا جَعَلۡنَا ٱلۡقِبۡلَةَ ٱلَّتِي كُنتَ عَلَيۡهَآ إِلَّا لِنَعۡلَمَ مَن يَتَّبِعُ ٱلرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيۡهِۚ وَإِن كَانَتۡ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُۗ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَٰنَكُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٞ رَّحِيمٞ قَدۡ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِي ٱلسَّمَآءِۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبۡلَةٗ تَرۡضَىٰهَاۚ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِۚ وَحَيۡثُ مَا كُنتُمۡ فَوَلُّواْ وُجُوهَكُمۡ شَطۡرَهُۥۗ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡكِتَٰبَ لَيَعۡلَمُونَ أَنَّهُ ٱلۡحَقُّ مِن رَّبِّهِمۡۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا يَعۡمَلُونَ وَلَئِنۡ أَتَيۡتَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡكِتَٰبَ بِكُلِّ ءَايَةٖ مَّا تَبِعُواْ قِبۡلَتَكَۚ وَمَآ أَنتَ بِتَابِعٖ قِبۡلَتَهُمۡۚ وَمَا بَعۡضُهُم بِتَابِعٖ قِبۡلَةَ بَعۡضٖۚ وَلَئِنِ ٱتَّبَعۡتَ أَهۡوَآءَهُم مِّنۢ بَعۡدِ مَا جَآءَكَ مِنَ ٱلۡعِلۡمِ إِنَّكَ إِذٗا لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾

"اب یہ بیوقوف لوگ کہیں گے کہ آخر وہ کیا چیز ہے جس نے ان (مسلمانوں) کو قبلے سے رخ پھیرنے پر آمادہ کر دیا جس کی طرف وہ منہ کرتے چلے آرہے تھے؟ آپ کہہ دیجیے کہ مشرق اور مغرب سب اللہ ہی کی ہیں۔ وہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت کر دیتا ہے اور (مسلمانو) اسی طرح تو ہم نے تم کو ایک معتدل امت بنایا ہے تاکہ تم دوسرے لوگوں پر گواہ بنو، اور رسول تم پر گواہ بنے اور جس قبلے پر تم پہلے کاربند تھے، اسے ہم نے کسی اور وجہ سے نہیں، بلکہ صرف یہ دیکھنے کے لیے مقرر کیا تھا کہ کون رسول کا حکم مانتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے؟ اور اس میں شک نہیں کہ یہ بات تھی بڑی مشکل، لیکن ان لوگوں کے لیے (ذرا بھی مشکل نہ ہوئی) جن کو اللہ نے ہدایت دے دی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے۔ درحقیقت اللہ لوگوں پر بہت شفقت کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔ (اے پیغمبر) ہم تمہارے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ ہم تمہارا رخ ضرور اس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جو تمہیں پسند ہے لو اب اپنا رخ مسجد حرام کی سمت کر لو، اور (آئندہ) جہاں کہیں تم ہو اپنے چہروں کا رخ (نماز پڑھتے ہوئے) اسی کی طرف رکھا کرو۔ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ یہی بات حق ہے جو ان کے پروردگار کی طرف سے آئی ہے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی اگر تم ان کے پاس ہر قسم کی نشانیاں لے آؤ تب بھی یہ تمہارے قبلے کی پیروی نہیں کریں گے۔ اور نہ تم ان کے قبلے پر عمل کرنے والے ہو، نہ

6 ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم (تفسیر ابن کثیر)، ج1، ص130

7 بروسوی، تفسیر روح البیان، ج1، ص240

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

یہ ایک دوسرے کے قبلے پر عمل کرنے والے ہیں اور جو علم تمہارے پاس آچکا ہے اس کے بعد اگر کہیں تم نے ان کی خواہشات کی پیروی کر لی تو اس صورت میں یقیناً تمہارا شمار ظالموں میں ہو گا"۔

تفسیری نکات

اسحاق نے حدیث بیان کیا کہ براء بن عازب فرماتے ہیں:

"جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا اور یہ یہود کی تالیف قلوب کے لیے سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اس لیے کہ ان کا قبلہ بھی بیت المقدس تھا اس کے بعد مسلمانوں کا قبلہ کعبہ کو مقرر گیا۔ تو یہود استہزاء کر رہے تھے کہ بیت المقدس سے کیوں کعبے کی طرف پھیر گیا اللہ ان کا بیان کرتا ہے"۔[8]

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پہلے اور پچھلے لوگوں کو ایک جگہ جمع فرما کر امت سابقہ کے کفار کو فرمائے گا کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا تھا وہ انکار کریں گے یا اللہ ہمارے پاس تو کوئی نذیر نہیں آیا پھر اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام سے گواہی لے کر پوچھے گے انبیاء (علیہم السلام) کہیں گے یا اللہ کفار جھوٹ بولتے ہیں۔ ہم تیرے احکام بغیر کمی بیشی کے ان تک پہنچائے اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو فرمائے گا گواہ پیش کرو۔ انبیاء علیہم السلام کی گواہی کے لئے امت محمدیؐ حاضر ہو کر گواہی دیں گے کہ یا اللہ انبیاء علیہم السلام تیرے احکام اپنی امتوں کو پہنچا چکے۔ پھر کفار اعتراض کر کے کہیں گی یا اللہ انہیں کس طرح معلوم ہوا یہ تو اس وقت موجود بھی نہ تھے۔ پھر امت محمدیہ عرض کریں گی اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کتاب نازل فرمائی اس میں انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کا ذکر بھی تھا پھر نبی کریم ﷺ کو بطور گواہ اپنے امت پر گواہی دیں گی آپ بھی اپنی امت کی صفائی پیش فرمائیں گے اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ اس کے بعد کفار کو جہنم کے اندر داخل کرنے کا حکم صادر ہو گا"۔[9]

---

8 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ المَقْدِسِ، سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ} [البقرة: 144]، فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الكَعْبَةِ "، وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ، وَهُمُ اليَهُودُ: {مَا وَلَّاهُمْ} [البقرة: 142] عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا، قُلْ لِلَّهِ المَشْرِقُ وَالمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلَّى، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الأَنْصَارِ فِي صَلاَةِ العَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ المَقْدِسِ، فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحْوَ الكَعْبَةِ، فَتَحَرَّفَ القَوْمُ، حَتَّى تَوَجَّهُوا نَحْوَ الكَعْبَةِ بخاری، **صحیح بخاری**، ج1، ص88، **رقم الحدیث**:399

9 حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، وَأَبُو أُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِجَرِيرٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ، فَيَقُولُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لِأُمَّتِهِ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ، فَيَقُولُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ: {وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} [البقرة: 143] فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} [البقرة: 143] " وَالوَسَطُ: العَدْلُ بخاری، **صحیح بخاری**، ج6، ص21، **رقم الحدیث**:4487

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol.7 No.4 2023

آنحضرت وحی کے انتظار میں بار بار آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ کب قبلہ کی تبدیلی کا حکم نازل ہو جائے اس لیے کہ یہ ابراہیم علیہم السلام کا قبلہ تھا اللہ تعالیٰ نے ان کا بیان کیا اور ﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ﴾ فرمایا اس لیے نبی کریم ﷺ کے دل میں یہ خواہش تھا بیت المقدس کی بجائے کعبہ شریفہ کی طرف نماز پڑھ لیں اس لیے تبدیلی قبلہ کے انتظار میں آسمان کی طرف بار بار نگاہ اٹھتے تھے کہ شاید فرشتہ تبدیلی کعبہ کا کوئی حکم لائیں یہ آیت اتری تب سے کعبہ مقرر ہوا۔[10]

وفد نجران سے مباہلہ

﴿وَمَكَرُواْ وَمَكَرَ ٱللَّهُۖ وَٱللَّهُ خَيۡرُ ٱلۡمَٰكِرِينَ إِذۡ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَىٰٓ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَجَاعِلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوكَ فَوۡقَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِۖ ثُمَّ إِلَيَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَأَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ فِيمَا كُنتُمۡ فِيهِ تَخۡتَلِفُونَ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فَأُعَذِّبُهُمۡ عَذَابا شَدِيدا فِي ٱلدُّنۡيَا وَٱلۡأٓخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّٰصِرِينَ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فَيُوَفِّيهِمۡ أُجُورَهُمۡۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلظَّٰلِمِينَ ذَٰلِكَ نَتۡلُوهُ عَلَيۡكَ مِنَ ٱلۡأٓيَٰتِ وَٱلذِّكۡرِ ٱلۡحَكِيمِ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ ٱللَّهِ كَمَثَلِ ءَادَمَۖ خَلَقَهُۥ مِن تُرَاب ثُمَّ قَالَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ٱلۡحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُن مِّنَ ٱلۡمُمۡتَرِينَ فَمَنۡ حَآجَّكَ فِيهِ مِنۢ بَعۡدِ مَا جَآءَكَ مِنَ ٱلۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡاْ نَدۡعُ أَبۡنَآءَنَا وَأَبۡنَآءَكُمۡ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمۡ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمۡ ثُمَّ نَبۡتَهِلۡ فَنَجۡعَل لَّعۡنَتَ ٱللَّهِ عَلَى ٱلۡكَٰذِبِينَ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ ٱلۡقَصَصُ ٱلۡحَقُّ وَمَا مِنۡ إِلَٰهٍ إِلَّا ٱللَّهُ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَهُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمُۢ بِٱلۡمُفۡسِدِينَ﴾

"اور ان کافروں نے (عیسیٰؑ کے خلاف) خفیہ تدبیر کی، اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی۔ اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ (اس کی تدبیر اس وقت سامنے آئی) جب اللہ نے کہا تھا کہ: اے عیسیٰ میں تمہیں صحیح سالم واپس لے لوں گا، اور تمہیں اپنی طرف اٹھالوں گا، اور جن لوگوں نے کفر اپنالیا ہے ان (کی ایذا) سے تمہیں پاک کر دوں گا۔ اور جن لوگوں نے تمہاری اتباع کی ہے، ان کو قیامت کے دن تک ان لوگوں پر غالب رکھوں گا جنہوں نے تمہارا انکار کیا ہے۔ پھر تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے، اس وقت میں تمہارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کروں گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔ چنانچہ جو لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے کفر اپنالیا ہے، ان کو تو میں دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا، اور ان کو کسی طرح کے مددگار میسر نہیں آئیں گے۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کیے ہیں، ان کو اللہ ان کا پورا پورا ثواب دے گا، اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ (اے پیغمبر) یہ وہ آیتیں اور حکمت بھرا ذکر ہے جو ہم تمہیں پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم جیسی ہے، اللہ نے انہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر ان سے کہا: ہو جاؤ۔ بس وہ ہوگئے۔ حق وہی ہے جو تمہارے رب کی طرف سے آیا ہے، لہٰذا شک کرنے والوں میں شامل نہ ہو جانا۔ تمہارے پاس (حضرت عیسیٰؑ کے واقعہ کا) جو صحیح علم آگیا ہے اس کے بعد بھی جو لوگ اس معاملے میں تم سے بحث کریں تو ان سے کہہ دو کہ: "آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو، اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو، اور ہم اپنے لوگوں کو اور تم اپنے لوگوں کو، پھر ہم سب ملکر اللہ کے سامنے گڑگڑائیں، اور جو جھوٹے ہوں ان پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔ یقین جانو کہ واقعات کا سچا بیان یہی ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور یقیناً اللہ ہی ہے جو اقتدار کا بھی مالک ہے، حکمت کا بھی مالک۔ پھر بھی اگر یہ لوگ منہ موڑیں تو اللہ مفسدوں کو اچھی طرح جانتا ہے"۔

---

10 شاہ عبد القادر، موضح القرآن، ص 61

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

تفسیری نکات

یہودیوں نے ایک شخص کو مقرر کیا کہ عیسیٰ کو دھوکہ کے ساتھ ایک ایسے مقام پر لے آئے کہ جہاں وہ انہیں آسانی سے قتل کر سکیں اللہ تعالی نے عیسی کو آسمان پر اٹھالیا اور جو شخص عیسی کو قتل کرنے گیا تھا اسے عیسیٰ کی شکل وصورت میں بنایا پھر یہودیوں نے ان کو قتل کر دیا۔[11]

جب عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان پر تشریف لے گئے تو دس گیار حواری یہاں دنیا میں رہ گئے جو بہت زیادہ غریب تھے اس وقت کے یہودی حاکم اور بہت زیادہ دولت مند تھے اللہ تعالی ان حواریوں کے زبان میں ایسی تاثیر پیدا کیا کہ ہزاروں لوگوں نے عیسی (علیہ السلام) کے دین کو قبول کیا رفتہ رفتہ ان کے تعداد میں اتنا اضافہ ہوا کہ یہودیوں کو اپنے ملک سے دربدر کر کے ملک اس سے چھین لیا۔[12]

نصاریٰ اس بات پر حضرت محمد ﷺ سے جھگڑتے تھے کہ عیسیٰ اللہ کا بندہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالی کا بیٹا ہے آخر کہنے لگے کہ وہ اللہ کا بیٹا نہیں ہے تو تم بتاؤ کہ کس کا بیٹا ہے اس کے جواب میں یہ آیت اتری کہ آدم (علیہ السلام) کو توماں باپ بغیر پیدا کیا عیسیٰ کا ماں تو ہے لیکن باپ نہیں تو کیا تعجب ہوا ہے۔[13]

روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوا تو رسول ﷺ نے عیسائی کو مباہلے کے لیے بلا لیے اور خود بھی نبی کریمؐ حاضر ہوا (دونوں امام حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہم جو نبی کریمؐ کے نواسے تھے) اپنے ساتھ لے کر آئیں اور ان کے والدین بھی تھے ان کو فرمایا کہ جب میں دعا کروں تو اپ امین کہہ دیے جب عیسائیوں ان کو دیکھ لیا تو ڈر گئے اور آپس میں اس پر صلح کیا کہ ہر سال دو ہزار حلے جزیہ میں دونگا۔[14]

﴿قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِۦ شَيْـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَقُولُوا۟ ٱشْهَدُوا۟ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تُحَآجُّونَ فِىٓ إِبْرَٰهِيمَ وَمَآ أُنزِلَتِ ٱلتَّوْرَىٰةُ وَٱلْإِنجِيلُ إِلَّا مِنۢ بَعْدِهِۦٓ أَفَلَا تَعْقِلُونَ هَٰٓأَنتُمْ هَٰٓؤُلَآءِ حَٰجَجْتُمْ فِيمَا لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ مَا كَانَ إِبْرَٰهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ إِنَّ أَوْلَى ٱلنَّاسِ بِإِبْرَٰهِيمَ لَلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا ٱلنَّبِىُّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ وَلِىُّ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَدَّت طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تَلْبِسُونَ ٱلْحَقَّ بِٱلْبَٰطِلِ وَتَكْتُمُونَ ٱلْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾

"(مسلمانو! یہود و نصاری سے) کہہ دو کہ: اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ جو ہم تم میں مشترک ہو، (اور وہ یہ) کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور اللہ کو چھوڑ کر ہم ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں۔ پھر بھی اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دو: گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں۔ (مسلمانو! یہود و نصاری سے) کہہ دو کہ: اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ جو ہم تم میں مشترک ہو، (اور وہ یہ) کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور اللہ کو چھوڑ کر ہم ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں۔ پھر بھی اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دو: گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں۔ دیکھو! یہ تم ہی تو ہو جنہوں نے ان معاملات میں اپنی سی بحث کر لی

---

11 بروسوی، تفسیر روح البیان، ج2، ص238

12 واحدی، الوسیط فی تفسیر القرآن العظیم (تفسیر واحدی)، ج5، ص301

13 شاہ عبد القادر، موضح القرآن، ص106

14 مراد علی، تفسیر یسیر فوق الیسیر، ج1، ص174، 175

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

ہے جن کا تمہیں کچھ نہ کچھ علم تھا۔ اب ان معاملات میں کیوں بحث کرتے ہو جن کا تمہیں سرے سے کوئی علم ہی نہیں ہے ؟ اللہ جانتا ہے، اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیم نہ یہودی تھے، نہ نصرانی، بلکہ وہ تو سیدھے سیدھے مسلمان تھے، اور شرک کرنے والوں میں کبھی شامل نہیں ہوئے۔ ابراہیم کے ساتھ تعلق کے سب سے زیادہ حق دار وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی، نیز یہ نبی (آخر الزماں ﷺ اور وہ لوگ ہیں جو (ان پر) ایمان لائے ہیں، اور اللہ مومنوں کا کارساز ہے۔(مسلمانو) اہل کتاب کا ایک گروہ یہ چاہتا ہے کہ تم لوگوں کو گمراہ کر دے، حالانکہ وہ اپنے سوا کسی اور کو گمراہ نہیں کر رہے، اگرچہ انہیں اس کا احساس نہیں ہے۔ اے اہل کتاب! اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم خود (ان کے من جانب اللہ ہونے کے) گواہ ہو۔ اے اہل کتاب! تم حق کو باطل کے ساتھ کیوں گڈ مڈ کرتے ہو اور کیوں جان بوجھ کر حق بات کو چھپاتے ہو؟"۔

تفسیری نکات

مفسرین نے کہا کہ نجران کے عیسائیوں اور مدینہ منورہ کے یہودیوں کا حضرت ابراہیم کے متعلق دونوں فریق کا جھگڑا ہو گیا عیسائیوں نے کہا کہ ابراہیم یہودی تھے اور ہم ان کے دین پر ہیں آپ ؐنے فرمایا ان جماعتوں کا ابراہیم اور ان کے دین سے کوئی تعلق نہیں ابراہیم (علیہ السلام) دین حنیف پر ہیں اور ہم اس کے دین پر ہے لہٰذا تم سب ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کی اتباع کرو یہودیوں نے کہا آپ چاہتے ہیں کہ جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو رب بنا لیا اس طرح ہم ہو جائیں عیسائیوں نے کہا کہ آپ چاہتے کہ یہودیوں نے عزیز کو اللہ کا بیٹا قرار دیا اسی طرح ہم آپ کے بارے میں کہنے لگیں اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت﴿ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا﴾ نازل کی۔[15]

اس سے مراد یہ کہ یہ لوگ اپنے علماء کے باتوں کو مانتے تھے اور اللہ تعالی کے حکم کی مخالفت کرتے پرانے علماء کے اعتقاد پر۔[16] ان کا جھگڑا دو قسم پر تھا یہودی کہتے تھے کہ ابراہیم (علیہ السلام) یہودی تھے اور عیسائی کہتے تھے کہ عیسائی تھا۔[17] تم یہ خیال کرتے ہو کہ ابراہیم تمہارے دین پر تھے لیکن یہود کا دین تورات کے نزول کے بعد ہوا یعنی تورات اور انجیل ابراہیم (علیہ السلام) کے بعد نازل ہوئیں کیونکہ موسیٰ علیہ السلام ابراہیم (علیہ السلام) کے ایک ہزار سال بعد آئیں تھے اور موسی (علیہ السلام) اور عیسی (علیہ السلام) کے درمیانی عرصہ دو ہزار سال تھا۔[18]

عرض یہ ہے اے یہودی آپ تو جھگڑا کرتے (یہودی) تو محمد ﷺ کے حق میں لیکن آپ ؐ کا ذکر آپ کے کتاب میں موجود ہیں کہ وہ برحق ہے پھر انکار کرتے ہو لیکن ابراہیم کا ذکر آپ کے کتابوں میں موجود نہیں اور پھر بھی آپ ان کے ملت پر ہونے کا کس منہ دعوی کرتے ہو۔[19]

15 بغوی، معالم التنزیل (تفسیر بغوی)، ج2، ص49

16 بروسوی، تفسیر روح البیان، ج2، ص50

17 مراد علی، تفسیر یسیر فوق الیسیر، ج1، ص174

18 بغوی، معالم التنزیل (تفسیر بغوی)، ج2، ص50

19 واحدی، الوسیط فی تفسیر القرآن العظیم (تفسیر واحدی)، ج5، ص338

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

ابراہیم (علیہ السلام) کامل موحد اور خدا پرست تھے وہ مشرکوں میں سے نہ تھے اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہود اور عیسائی اپنے آپ کو اہل کتاب کہتے لیکن اصل میں یہ لوگ مشرک ہیں اس لیے کہ علماء کو خدا سمجھتے ہیں اور عیسیٰ اور عزیر (علیہم السلام) کو اللہ تعالی کے بیٹے کہتے ہیں۔[20]

یہ پیغمبر ہے جو ابراہیم (علیہ السلام) کے قریبی دوست ہیں اور اس کا دین تمام مؤمنوں کا دین ہیں حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا ایک مدد تھا اور میر امدد گار میر اباب ابراہیم (علیہ السلام) تھا اور ابراہیم (علیہ السلام) اللہ کا خلیل ہے اور اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی: ﴿إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ---الخ﴾۔[21]

بنو نضیر کے یہودیوں یہ ارادہ کیا تھا کہ معاذ، حذیفہ اور عمار (رضی اللہ عنہم) کو دھوکہ دے کر یہودی بنالیں اس وقت اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کیا کہ جو مسلمان ہوئے ہیں وہ دھوکہ نہیں کھائے گی یعنی اگر کسی نے ارادے سے گناہ کیا تو وہ گناہ گار ہو گی اور ان کا عاقبت خراب ہو گی۔[22]

غزوۂ حمراء الاسد و اُحد

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ ٱلْقَلْبِ لَٱنفَضُّوا۟ مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَٱعْفُ عَنْهُمْ وَٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى ٱلْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَوَكِّلِينَ إِن يَنصُرْكُمُ ٱللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا ٱلَّذِى يَنصُرُكُم مِّنۢ بَعْدِهِۦ ۗ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَمَا كَانَ لِنَبِىٍّ أَن يَغُلَّ ۚ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ أَفَمَنِ ٱتَّبَعَ رِضْوَٰنَ ٱللَّهِ كَمَنۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَمَأْوَىٰهُ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ هُمْ دَرَجَٰتٌ عِندَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ لَقَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ أَوَلَمَّآ أَصَٰبَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ﴾

"ان واقعات کے بعد اللہ کی رحمت ہی تھی جس کی بناپر (اے پیغمبر) تم نے ان لوگوں سے نرمی کا برتاؤ کیا۔ اگر تم سخت مزاج اور سخت دل والے ہوتے تو یہ تمہارے آس پاس سے ہٹ کر تتر بتر ہو جاتے۔ لہٰذا ان کو معاف کر دو، ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو، اور ان سے (اہم) معاملات میں مشورہ لیتے رہو۔ پھر جب تم رائے پختہ کر کے کسی بات کا عزم کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔ اللہ یقیناً توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں، اور اگر وہ تمہیں تنہا چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرے؟ اور مومنوں کو چاہیے کہ وہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔ اور کسی نبی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ مال غنیمت میں خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن وہ چیز لے کر آئے گا جو اس نے خیانت کر کے لی ہو گی، پھر ہر شخص کو اس کے کئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور کسی پر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔ بھلا جو شخص اللہ کی خوشنودی کا تابع ہو وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف سے ناراضی لے کر لوٹا ہو، اور جس کا ٹھکانا جہنم ہو؟ اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے اللہ کے نزدیک ان لوگوں کے درجات مختلف ہیں،

---

20 ایضاً

21 حوالہ سابق، ص339

22 ایضاً

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس کو خوب دیکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرے، انہیں پاک صاف بنائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، جبکہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ جب تمہیں ایک ایسی مصیبت پہنچی جس سے دگنی تم (دشمن کو) پہنچا چکے تھے تو کیا تم ایسے موقع پر یہ کہتے ہو کہ یہ مصیبت کہاں سے آگئی؟ کہہ دو کہ: یہ خود تمہاری طرف سے آئی ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

تفسیری نکات

علماء کا اس میں اختلاف ہیں کہ مشورے کا حکم دینے میں کیا مصلحت ہے حالانکہ نبی کریم ﷺ تو کامل عقل اور کامل رائے تھے اور آپ پر وحی بھی نازل ہوتی ہے اور لوگوں پر آپؐ کی اطاعت فرض ہیں تو ان کو مشورہ کرنے میں کی مصلحت تھا مقاتل اور قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے مشورہ کرنے کا حکم اس لیے دیا تاکہ صحابہ کرام کو اطمینان قلب حاصل ہو جائے حسن بصری رحمۃ اللہ فرماتے ہے کہ اللہ تعالی کو تو علم تھا کہ نبی کریم کو مشورے کی حاجت نہیں ہے لیکن اللہ امت محمدیؐ میں سے یہ سنت جاری و ساری رکھنے کے لیے ایسا کیا۔[23]

اللہ تعالی نے اس آیت کریمہ یہ فرمایا کہ اگر آپ کسی کام کا ارادہ کریں تو اللہ تعالی پر توکل کریں اور اپنی مصلحت پر مغرور نہ ہونا(مگر یہ نہ کہنا کہ میں یہ کام کر سکتا ہوں)اس سے یہ معلوم ہوا کہ تدبیر ترک کرنے کو توکل نہیں کہتے ورنہ مشورہ لینا امر بالتوکل کے بالکل منافی ہو گا بلکہ توکل یہ ہے کہ ظاہر اسباب کو بھی اختیار کرنا اور اعتماد کلی اللہ تعالی پر رکھنا یعنی توکل کہتے ہیں کہ معاملات اللہ تعالی کی طرف سپرد کرنا اور اللہ پر اعتماد کرنا توکل ہے۔[24]

"نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةَ {وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ} [آل عمران: 161] فِي قَطِيفَةٍ حَمْرَاءَ افْتُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ. فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: {مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ} [آل عمران: 161] إِلَى آخِرِ الآيَةِ"[25]

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد باری {وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ} کے بارے میں کہتے ہیں: جنگ بدر کے دن (مال غنیمت میں آئی ہوئی) ایک سرخ رنگ کی چادر کھو گئی، بعض لوگوں نے کہا: شاید رسول اللہ ﷺ نے لے لی ہو تو آیت {وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ} نازل ہوئی"۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم جو کوئی کسی کام پر مقرر کریں یا کسی کام کے لیے بھیج دے یعنی زکوٰۃ جمع کرنے یا کسی اور کام کے لیے اگر وہ اس میں خیانت کرے تو قیامت کے دن اس خیانت کو اپنے سر پر اٹھا کر لائے گا۔[26] کہہ دیجئے کہ یہ تمہاری غلطی کی وجہ سے آئی حضرت محمد ﷺ نے غزوہ احد میں ایک مورچے پر چند آدمی مقرر کر کئے اور یہ حکم دیا کہ اگر ہم غالب آجائے یا ہم مغلوب ہو کر وہ غالب آجائیں تو تب بھی آپ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اور ایک آدمی ان امیر مقرر کیا جب ان لوگوں نے دیکھا کہ نیچے والوں نے مشرکین کو شکست دی تو وہ بھی پہاڑ سے اترائیں امیر نے منع

---

23 بغوی، معالم التنزیل (تفسیر بغوی)، ج2، ص124

24 بروسوی، تفسیر روح البیان، ج2، ص116

25 ترمذی، جامع ترمذی، ج5، ص230، رقم الحدیث: 3009

حکم: امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

26 بروسوی، تفسیر روح البیان، ج2، ص118

کیا مگر انہوں نے بات نہ مانی اور چند آدمی مورچے پر رہ گئے مشرکوں نے جب یہ دیکھ لیا کہ پہاڑی مورچہ خالی ہے تو انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا تو اللہ تعالی یہ غم ان کو اس لیے پہنچایا کہ نبی کریم ﷺ کے خلاف ورزی کی۔[27] یعنی بدر کے دن آپ نے ان سے دوگنے کو قتل کر دیئے تھے۔[28] قُلۡتُمۡ آپ نے بہت تعجب سے کہا کہ أَنَّىٰ هَٰذَاۖ کہ یہ غم ہم پر کہاسے آئی ہم مؤمن ہوتے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ بھی ہم میں موجود ہیں تو پھر کہا سے یہ غم ہم پر آئی۔[29]

﴿وَمَآ أَصَٰبَكُمۡ يَوۡمَ ٱلۡتَقَى ٱلۡجَمۡعَانِ فَبِإِذۡنِ ٱللَّهِ وَلِيَعۡلَمَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ وَلِيَعۡلَمَ ٱلَّذِينَ نَافَقُواْۚ وَقِيلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡاْ قَٰتِلُواْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ أَوِ ٱدۡفَعُواْۖ قَالُواْ لَوۡ نَعۡلَمُ قِتَالٗا لَّٱتَّبَعۡنَٰكُمۡۗ هُمۡ لِلۡكُفۡرِ يَوۡمَئِذٍ أَقۡرَبُ مِنۡهُمۡ لِلۡإِيمَٰنِۚ يَقُولُونَ بِأَفۡوَٰهِهِم مَّا لَيۡسَ فِي قُلُوبِهِمۡۚ وَٱللَّهُ أَعۡلَمُ بِمَا يَكۡتُمُونَ ٱلَّذِينَ قَالُواْ لِإِخۡوَٰنِهِمۡ وَقَعَدُواْ لَوۡ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُواْۗ قُلۡ فَٱدۡرَءُواْ عَنۡ أَنفُسِكُمُ ٱلۡمَوۡتَ إِن كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ وَلَا تَحۡسَبَنَّ ٱلَّذِينَ قُتِلُواْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمۡوَٰتَۢاۚ بَلۡ أَحۡيَآءٌ عِندَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضۡلِهِۦ وَيَسۡتَبۡشِرُونَ بِٱلَّذِينَ لَمۡ يَلۡحَقُواْ بِهِم مِّنۡ خَلۡفِهِمۡ أَلَّا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُونَ يَسۡتَبۡشِرُونَ بِنِعۡمَةٖ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَضۡلٖ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجۡرَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ٱلَّذِينَ ٱسۡتَجَابُواْ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ مِنۢ بَعۡدِ مَآ أَصَابَهُمُ ٱلۡقَرۡحُۚ لِلَّذِينَ أَحۡسَنُواْ مِنۡهُمۡ وَٱتَّقَوۡاْ أَجۡرٌ عَظِيمٌ﴾

”اور تمہیں جو مصیبت اس دن پہنچی جب دونوں لشکر ٹکرائے تھے، وہ اللہ کے حکم سے پہنچی، تاکہ وہ مومنوں کو بھی پرکھ کر دیکھ لے اور منافقین کو بھی دیکھ لے، اور ان (منافقوں) سے کہا گیا تھا کہ آؤ اللہ کے راستے میں جنگ کرو یا دفاع کرو، تو انہوں نے کہا تھا کہ: اگر ہم دیکھتے کہ (جنگ کی طرح) جنگ ہوگی تو ہم ضرور آپ کے پیچھے چلتے۔ اس دن (جب وہ یہ بات کہہ رہے تھے) وہ ایمان کی بہ نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے۔ وہ اپنے منہ سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتی اور جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے (شہید) بھائیوں کے بارے میں بیٹھے بیٹھے یہ باتیں بناتے ہیں کہ اگر وہ ہماری بات مانتے تو قتل نہ ہوتے، کہہ دو کہ: اگر تم سچے ہو تو خود اپنے آپ ہی سے موت کو ٹال دینا۔ اور (اے پیغمبر) جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوئے ہیں، انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا، بلکہ وہ زندہ ہیں، انہیں اپنے رب کے پاس رزق ملتا ہے۔ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے جو کچھ دیا ہے وہ اس پر مگن ہیں، اور ان کے پیچھے جو لوگ ابھی ان کے ساتھ (شہادت میں) شامل نہیں ہوئے، ان کے بارے میں اس بات پر بھی خوشی مناتے ہیں کہ (جب وہ ان سے آکر ملیں گے تو) نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ اللہ کی نعمت اور فضل پر بھی خوشی مناتے ہیں اور اس بات پر بھی کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ وہ لوگ جنہوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور رسول کی پکار کا فرمانبرداری سے جواب دیا، ایسے نیک اور متقی لوگوں کے لیے زبردست اجر ہے“۔

تفسیری نکات

یعنی ان کے دلوں میں وہ باتیں نہ تھے بلکہ ان کے دلوں میں ان کے خلاف باتیں تھے زبان سے ایمان کا دعویٰ کرنا اور دل ایمان سے خالی تھا کفر وشرک سے بھرا ہوا تھا یا دوسرا مطلب کہ زبان سے کہتے تھے کہ آج جنگ ہو جائیں گی یا نہیں لیکن دل میں پختہ یقین تھا کہ آج ضرور جنگ ہو

27 بروسوی، تفسیر روح البیان، ج2، آ122
28 مراد علی، تفسیر یسیر فوق الیسیر، ج1، ص214
29 حوالہ سابق، ص215

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

گی۔[30] وہ لوگ عبداللہ بن ابی اور ان کے دوسرے ساتھی تھے جو جنگ احد سے بھاگنے لگے اور وہ تین سو تیرہ تھے۔[31] کہا گیا کہ یہ آیت مبارکہ بدر کے شہداء کے بارے نازل ہوئی ہے جو کہ چودہ آدمی تھے ان میں سے آٹھ انصار اور چھ مہاجرین تھے۔[32]

اس بھائیوں پر خوش ہوتے ہیں جو دنیا میں چھوڑ کر آئے بحالت ایمان اور جہاد کے کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ جو نعمتیں شہادت کی وجہ سے ان کو ملیں تو یہ بھی جب اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے ایسی طرح انعامات ملیں گی اس وجہ سے یہ لوگ خوش ہوتے ہیں۔[33] روایت ہے کہ جب ابو سفیان احد سے روانہ ہوئے تو راستے میں سخت پشیماں ہو گیا اور دوبارہ واپس لوٹنے کا ارادہ کیا جب یہ خبر نبی کریم ﷺ کو مدینے میں پہنچی تو نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا اور فرمایا کہ کل دوبارہ دشمن کے پیچھے جانا ہے تو اتوار کے دن دوبارہ مدینہ سے روانہ ہوئے زخموں اور غموں نے چور کیے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جب حمراء الاسد تک پہنچ گئے تو ابو سفیان ڈر کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو اللہ تعالی نے یہ آیت ﴿الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾ نازل فرمائی۔[34]

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ، تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ، تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَأْكَلِهِمْ، وَمَشْرَبِهِمْ، وَمَقِيلِهِمْ، قَالُوا: مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا، أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ، وَلَا يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ، فَقَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ "، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ} [آل عمران: 169] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ"

"جب تمہارے بھائی احد کے دن شہید کئے گئے تو اللہ نے ان کے روحوں کو سبز چڑیوں کے پیٹ میں کر دیا وہ بہشت کی نہروں پر پھرتی ہیں اور اس کے میوے کھاتی ہیں اور سونے کی قندیلوں میں بسر کرتی ہیں عرش کے سایہ میں جب ان کے روحون نے اپنے کھانے پینے اور سونے کی خوشی حاصل کی تو کہا کون ہے جو ہماری طرف سے ہمارے بھائیوں کو یہ خبر پہنچائے کہ ہم بہشت میں زندہ ہیں تاکہ وہ بھی بہشت کے طلب گار ہو جائے اور لڑائی کے وقت سستی نہ کریں تو اللہ نے فرمایا میں پہنچاؤں گا تمہارا خبر پس یہ آیت {وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ} نازل ہوئی۔[35]

﴿ٱلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ ٱلنَّاسُ إِنَّ ٱلنَّاسَ قَدۡ جَمَعُواْ لَكُمۡ فَٱخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ إِيمَٰنًا وَقَالُواْ حَسۡبُنَا ٱللَّهُ وَنِعۡمَ ٱلۡوَكِيلُ فَٱنقَلَبُواْ بِنِعۡمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَضۡلٍ لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ سُوٓءٌ وَٱتَّبَعُواْ رِضۡوَٰنَ ٱللَّهِۗ وَٱللَّهُ ذُو فَضۡلٍ عَظِيمٍ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ ٱلشَّيۡطَٰنُ يُخَوِّفُ أَوۡلِيَآءَهُۥ فَلَا تَخَافُوهُمۡ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ وَلَا يَحۡزُنكَ ٱلَّذِينَ يُسَٰرِعُونَ فِي ٱلۡكُفۡرِۚ إِنَّهُمۡ لَن يَضُرُّواْ ٱللَّهَ شَيۡـٔٗاۗ يُرِيدُ ٱللَّهُ أَلَّا يَجۡعَلَ لَهُمۡ حَظّٗا فِي ٱلۡأٓخِرَةِۖ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيمٌ إِنَّ ٱلَّذِينَ ٱشۡتَرَوُاْ ٱلۡكُفۡرَ بِٱلۡإِيمَٰنِ لَن يَضُرُّواْ ٱللَّهَ شَيۡـٔٗاۖ وَلَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَلَا يَحۡسَبَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَنَّمَا نُمۡلِي لَهُمۡ خَيۡرٞ لِّأَنفُسِهِمۡۚ إِنَّمَا نُمۡلِي لَهُمۡ لِيَزۡدَادُوٓاْ إِثۡمٗاۖ وَلَهُمۡ عَذَابٞ مُّهِينٞ مَّا كَانَ ٱللَّهُ لِيَذَرَ

---

30 واحدی، الوسیط فی تفسیر القرآن العظیم (تفسیر واحدی)، ج6، ص158

31 بغوی، معالم التنزیل (تفسیر بغوی)، ج2، ص130

32 حوالہ سابق

33 حوالہ سابق، ص135

34 مراد علی، تفسیر یسیر فوق الیسیر، ج1، ص217

35 ابو داؤد، سنن ابی داود، ج3، ص15، رقم الحدیث:2520

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

ٱلۡمُؤۡمِنِينَ عَلَىٰ مَآ أَنتُمۡ عَلَيۡهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ ٱلۡخَبِيثَ مِنَ ٱلطَّيِّبِۗ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُطۡلِعَكُمۡ عَلَى ٱلۡغَيۡبِ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَجۡتَبِي مِن رُّسُلِهِۦ مَن يَشَآءُۖ فَـَٔامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦۚ وَإِن تُؤۡمِنُواْ وَتَتَّقُواْ فَلَكُمۡ أَجۡرٌ عَظِيمٞ﴾

"وہ لوگ جن سے کہنے والوں نے کہا تھا: یہ (مکہ کے کافر) لوگ تمہارے (مقابلے) کے لیے (پھر سے) جمع ہو گئے ہیں، لہذا ان سے ڈرتے رہنا، تو اس (خبر) نے ان کے ایمان میں اور اضافہ کر دیا اور وہ بول اٹھے کہ: ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ نتیجہ یہ کہ یہ لوگ اللہ کی نعمت اور فضل لے کر اس طرح واپس آئے کہ انہیں ذرا بھی گزند نہیں پہنچی، اور وہ اللہ کی خوشنودی کے تابع رہے۔ اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔ درحقیقت یہ تو شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، لہذا اگر تم مومن ہو تو ان سے خوف نہ کھاؤ، اور بس میرا خوف رکھو۔ اور (اے پیغمبر) جو لوگ کفر میں ایک دوسرے سے بڑھ کر تیزی دکھا رہے ہیں، وہ تمہیں صدمے میں نہ ڈالیں، یقین رکھو وہ اللہ کا ذرا بھی نقصان نہیں کر سکتے، اللہ یہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کو کوئی حصہ نہ رکھے، اور ان کے لیے زبردست عذاب (تیار) ہے اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ ہم انہیں جو ڈھیل دے رہے ہیں وہ ان کے لئے بہتر ہے۔ ہم انہیں ڈھیل دے رہے ہیں تاکہ وہ گناہ میں اور آگے بڑھ جائیں اور (آخرکار) ان کے لیے ایسا عذاب ہو گا جو انہیں ذلیل کر کے رکھ دے گا۔ اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ ہم انہیں جو ڈھیل دے رہے ہیں تاکہ وہ گناہ میں اور آگے بڑھ جائیں اور (آخرکار) ان کے لیے ایسا عذاب ہو گا جو انہیں ذلیل کر کے رکھ دے گا۔ اللہ ایسا نہیں کر سکتا کہ مومنوں کو اس حالت پر چھوڑ رکھے جس پر تم لوگ اس وقت ہو، جب تک وہ ناپاک کو پاک سے الگ نہ کر دے، اور (دوسری طرف) وہ ایسا بھی نہیں کر سکتا کہ تم کو (براہ راست) غیب کی باتیں بتا دے۔ ہاں وہ (جتنا بتانا مناسب سمجھتا ہے اس کے لیے) اپنے پیغمبروں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ لہذا تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو، اور اگر ایمان رکھو گے اور تقوی اختیار کرو گے تو زبردست ثواب کے مستحق ہو گے"۔

تفسیری نکات

روایت ہے کہ ابوسفیان جب احد سے روانہ ہونے لگا تو اس نے کہا اے محمد ﷺ اگر تم کو منظور ہو تو آنے والے سال بدر صغریٰ پر ہمارا مقابلہ تمھارے ساتھ ہو گا تو محمد ﷺ نے ان شاء اللہ کہہ کر دیا جب دوسرا سال شروع ہوا ابوسفیان لشکر لے مکے سے روانہ ہونے لگا مقام مجنہ پہنچ کر ابوسفیان پشیماں ہوا اور ان کے دل میں واپس لوٹنے کا خیال پیدا ہو گیا اسی اثناء میں ابوسفیان کا ملاقات نعیم بن مسعود اشجعی سے ہوا نعیم بن مسعود سے دس اونٹ دینے کا شرط لگا دیا کہ تم مدینہ جا کر مسلمانوں کو روک لو اور ان سے جا کر یہ کہو کہ ابوسفیان کے پاس بڑا لشکر ہے اپ اس کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھ سکتے اور تم میں سے کوئی بھی زندہ نہ رہے گی تو نبی کریم ﷺ یہ خبر سن کر قسم کھا لیا کہ میں ضرور نکلوں گا پھر نبی کریم ﷺ روانہ ہوئے اور اٹھ رات وہاں پر گزار دیئے اور اسی دوران سب حسنا اللہ و نعم الوکیل پڑھتے تھے اس تجارت کی سے وجہ سے مسلمانون کو بہت مال و دولت ہاتھ آنے لگا اور خوش ہو کر واپس مدینہ آئیں تو یہ آیت ﴿ٱلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ ٱلنَّاسُ إِنَّ ٱلنَّاسَ﴾ نازل ہوئی۔[36]

[36] مراد علی، تفسیر یسیر فوق الیسیر، ج1، ص218

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الوَكِيلُ، «قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» حِينَ قَالُوا: {إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا، وَقَالُوا: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الوَكِيلُ} [آل عمران: 173] »[37]

"ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ کلمہ « حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الوَكِيلُ »ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا،اس وقت جب ان کو آگ میں ڈالا گیا تھا اور یہی کلمہ محمد ﷺ نے اس وقت کہا تھا جب لوگوں نے مسلمانوں کو ڈرانے کے لیے کہا تھا کہ لوگوں (یعنی قریش) نے تمہارے خلاف بڑا سامان جنگ اکٹھا کر رکھا ہے، ان سے ڈرو لیکن اس بات نے ان مسلمانوں کا (جوش) ایمان اور بڑھا دیا اور یہ مسلمان بولے کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کام بنانے والا ہے"۔

حدیث شریف میں کہ"عن ابن عباس حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قالها ابراهيم حين القى فى النّار قالهامحمدحين قالوا ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايمانا"ابن عباس سے روایت ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت فرمایا تھا جب کہ ان کو آگ میں ڈالا گیا تھا یہی آیت آنحضرت نے اس وقت پڑا تھا جب منافقوں نے مسلمانوں کو ڈرانے کے لیے کہا تھا کہ تم سے لڑنے کے لوگ جمع ہو گئے۔حدیث میں آیا ہے کہ اگر آپ پر کوئی تکلیف پریشانی آجائیں توحسبنا اللہ نعم الوکیل پڑھو،دوسرا حدیث ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں:"جب نبی کریم ﷺ پر کوئی غم رنج آجاتا تو سر مبارک اور ڈھاڑی مبارک پر ہاتھ مارتے ہوئے حسبنا اللہ و نعم الوکیل پڑھتے تھے"۔[38] مقاتل فرماتے ہے کہ یہ آیت کفار مکہ کے بارے میں نازل ہوئی۔روایت ہے عبد اللہ بن ابی بکر سے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ لوگوں میں سے بہتر آدمی کون سا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ طَالَ عُمُرُهُ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ»، قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: «مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ»[39]

"جس کی عمر زیادہ ہو اور اعمال نیک ہو پھر پوچھا گیا کہ کون سے لوگ برے ہو آپؐ نے فرمایا کہ جس کی عمر زیادہ ہو اور اعمال برے ہوں"۔

الگ ہوجائیں مؤمن کافر سے یعنی پاک ناپاک سے الگ ہو جائیں یعنی مخلص منافق سے،اللہ تعالی پیغمبر کو وحی کرتا ہے کہ فلاں منافق اور فلاں مؤمن ہے۔[40]آپ ہم کو غیب کے علم پر باخبر کریں کفار قریش اور منافقین کہتے ہے کہ اگر محمد ﷺ برحق (سچا پیغمبر) ہیں تو ہمیں کیوں نہیں کہتے کہ فلاں مؤمن اور فلاں منافق ہے اللہ تعالی نے اس پر رد کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ میں سے کوئی علم غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا ہے۔[41]

واقعۂ ہجرت

﴿وَمَن يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ يَجِدْ فِي ٱلْأَرْضِ مُرَٰغَما كَثِيرا وَسَعَة وَمَن يَخْرُجْ مِنۢ بَيْتِهِۦ مُهَاجِرًا إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ يُدْرِكْهُ ٱلْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُۥ عَلَى ٱللَّهِ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورا رَّحِيما وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي ٱلْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن

37 بخاری، صحیح بخاری،ج6،ص39،رقم الحدیث:4563

38 بخاری، صحیح بخاری،ج2،ص812،رقم الحدیث:1676

39 ترمذی،جامع الترمذی،ج4،ص ص566،رقم الحدیث:2330
حکم:امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ماقبل حدیث کی وجہ سے حسن صحیح کہا ہے اور یہی تحقیق البانی نے بھی کی کہ "صحیح ماقبلہ" رقم الحدیث:2329

40 بغوی معروف معالم التنزیل ج2،ص140

41 مراد علی،تفسیر یسیر فوق الیسیر،ج1،ص220

تَقۡصُرُواْ مِنَ ٱلصَّلَوٰةِ إِنۡ خِفۡتُمۡ أَن يَفۡتِنَكُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِنَّ ٱلۡكَٰفِرِينَ كَانُواْ لَكُمۡ عَدُوّا مُّبِينا وَإِذَا كُنتَ فِيهِمۡ فَأَقَمۡتَ لَهُمُ ٱلصَّلَوٰةَ فَلۡتَقُمۡ طَآئِفَة مِّنۡهُم مَّعَكَ وَلۡيَأۡخُذُوٓاْ أَسۡلِحَتَهُمۡۖ فَإِذَا سَجَدُواْ فَلۡيَكُونُواْ مِن وَرَآئِكُمۡ وَلۡتَأۡتِ طَآئِفَةٌ أُخۡرَىٰ لَمۡ يُصَلُّواْ فَلۡيُصَلُّواْ مَعَكَ وَلۡيَأۡخُذُواْ حِذۡرَهُمۡ وَأَسۡلِحَتَهُمۡۗ وَدَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَوۡ تَغۡفُلُونَ عَنۡ أَسۡلِحَتِكُمۡ وَأَمۡتِعَتِكُمۡ فَيَمِيلُونَ عَلَيۡكُم مَّيۡلَة وَٰحِدَة وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ إِن كَانَ بِكُمۡ أَذى مِّن مَّطَرٍ أَوۡ كُنتُم مَّرۡضَىٰٓ أَن تَضَعُوٓاْ أَسۡلِحَتَكُمۡۖ وَخُذُواْ حِذۡرَكُمۡۗ إِنَّ ٱللَّهَ أَعَدَّ لِلۡكَٰفِرِينَ عَذَابا مُّهِينا فَإِذَا قَضَيۡتُمُ ٱلصَّلَوٰةَ فَٱذۡكُرُواْ ٱللَّهَ قِيَٰما وَقُعُودا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمۡ فَإِذَا ٱطۡمَأۡنَنتُمۡ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ كَانَتۡ عَلَى ٱلۡمُؤۡمِنِينَ كِتَٰبا مَّوۡقُوتا﴾

"اور جو کوئی اللہ تعالی کی راہ میں اپنے وطن کو چھوڑ دے وہ زمین میں بہت وسعت اور فراخی حاصل کرے گا اور جو کوئی اپنے گھر کو چھوڑ کر اللہ تعالی اور کس کے رسول کی (رضامندی) کے لئے نکلے پھر اسے موت آجائے تو اس کا اجر و ثواب اللہ تعالی کے ذمہ ہو گیا اور اللہ تعالی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں (بلکہ ضروری ہے) کہ نماز میں قصر کرو اگر تمہیں خوف ہو کہ کافر تمہیں کسی مصیبت میں ڈال دیں گے بلاشبہ کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں اور (اے نبیؐ!) جب آپؐ ان میں موجود ہوں اور ان کو نماز پڑھائیں تو چاہیے کہ ان میں سے ایک جماعت آپؐ کے ساتھ کھڑی ہو جائے اور اپنے ہتھیار ساتھ لئے رہیں پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو وہ پیچھے ہٹ جائیں اور وہ دوسری جماعت جس نے (ابھی تک) نماز نہیں پڑھی (آجائے) اور آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور چاہئے کہ ہوشیار رہیں اور ہتھیار لئے رہیں کافر تو یہی چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور سامان (جنگ) سے غافل ہو جاؤ اور وہ اچانک تم پر ٹوٹ پڑیں اور اس بات میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ایسی حالت میں اپنے ہتھیار اتار رکھو جب تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی تکلیف ہو یا تم بیمار ہو۔ اور محتاط رہو بیشک اللہ تعالی نے کافروں کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم نماز خوف ادا کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ تعالی کو یاد کرتے رہو اور جب تمہیں (دشمن سے) اطمینان ہو جائے تو (پوری) نماز ادا کرو بلاشبہ نماز مؤمنوں پر اوقات مقرر کے ساتھ فرض کر دی گئی ہے"۔

تفسیری نکات

روایت ہے کہ جب یہ آیت پہلی بار نازل ہوئی تو ایک شخص جس کا نام جندع بن ضمرہ نے سن لیا جو بہت بوڑھا اور بیمار تھا اس نے کہا کہ میں معذوروں میں سے ہو لیکن میرے پاس اتنامال ہے جس پر میں مدینے کا سفر کر سکتا ہوں واللہ میں یہاں ایک بھی نہیں رہ سکتا ہوں لوگوں نے چارپائی میں ڈال کر مدینے روانہ کیا تنعیم تک پہنچ کر اللہ کی طرف سے موت کا پیغام آگیا اس نے تالی بجا کر بولا یااللہ میں تجھ سے اس چیز کا وعدہ کرتا ہوں جس کا وعدہ تجھ سے پیغمبر نے کیا ہے پھر وہ مر گیا جب صحابہ کرام کو اس خبر پہنچا تو انہوں نے کہا کہ اگر یہ مدینے تک پہنچ جاتا تو پورا اجر و ثواب مل جاتا ہے مشرکین مکہ نے استہزا کرتے ہوئے کہا کہ منزل مقصود تک نہ پہنچ سکا تو اللہ نے یہ آیت نازل کی ﴿وَمَنۡ يَخۡرُجۡ مِنۢ بَيۡتِهِۦ مُهَاجِرًا إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ﴾[42]

ظاہر میں اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نماز قصر کا وہ وقت ہے جو کفار سے خطرے کا ڈر ہو مگر احادیث صحیح سے ثابت ہوتا ہے کہ امن میں بھی قصر جائز ہے ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہیں اکثر علماء کے قریب نماز قصر واجب نہیں ہے اور بعض اس کو واجب کہتے ہیں۔[43]

42 بغوی، معالم التنزیل (تفسیر بغوی)، ج2، ص274

43 بغوی، معالم التنزیل (تفسیر بغوی)، ج2، ص274

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

اپنے آپ کو بچانے کے لیے ایک چھوٹا سا ہتھیار اپنے پاس رکھنا چاہیے جیسا کہ خنجر، پستول وغیرہ اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ اگر تکلیف نہ ہو تو جہاد میں ہتھیار باندھنا واجب ہے بعض علماء کا بھی یہی مذہب ہیں اور اکثر اس کو سنت کہا ہیں۔[44]

"أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَدْرَكَتْهُمُ القَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ العِضَاهِ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي العِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، ثُمَّ نَامَ، فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ؟ قُلْتُ: اللَّهُ، فَشَامَ السَّيْفَ، فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ "، ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ"[45]

"جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ (ذات الرقاع) میں گئے اس لڑائی میں ہم نے بہت سے کفار کو مار کر ان کے مال اور دولت اور ان کے بہت سے لوگوں کو اپنے ساتھ لے آیا اولڑائی کے بعد ہم سایہ دار درخت کے چھاؤں میں بیٹھے آپ نے اپنی تلوار درخت پر لٹکادی اچانک ایک مشرک پھلوان حویرث آکر آپؐ کا تلوار قبضہ کیا اور رسول اللہ ﷺ سے کہا کون آپ کو مجھ سے بچائے گا تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب حویرث نے تلوار اٹھالیا تو الٹا منہ گر گیا اور ساتھ ہی تلوار بھی گر گیا تو تلوار نبی کریم ﷺ نے تلوار اٹھا کر فرمایا کہ آپ کو مجھ سے کون بچائے گا پھر اپنے ساتھ ہتھیار رکھنے کا امر ہو گیا"۔

روایت ہے کہ ابو سفیان اور اس کے لشکر جب جنگ احد سے لوٹ گئے تو نبی کریمؐ اور صحابہ کرام ان پیچھے روانہ ہوئے تو انہوں نے اپنے زخموں اور غموں کی شکایت کی تو اللہ نے یہ آیت ﴿وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ﴾ نازل کی۔[46]

خلاصۂ کلام

تفسیر دار منگی پشتو زبان سے مایہ ناز اور اولین ایسی تفسیر ہے جس کو علاقہ ھذا اور افغانستان کے علماء انتہائی پسند کرتے ہیں۔ مفسرؒ نے ہر ممکن کوشش کر کے جہاں بھی ممکن ہو شانِ نزول بیان فرمایا ہے اور تفسیر کرتے وقت اختصار کے ساتھ ساتھ بنیادی مصدر سے تفسیر بیان کی ہے۔ احادیث کے لیے مفسرؒ نے صحاح ستہ کا انتخاب فرمایا ہے۔ اس تحقیقی کاوش میں مفسرؒ کی تفسیر سے مختصر مگر جامع سیرت سے متعلق واقعات وروایات نقل کر کے اس کی تخریج و تحقیق کی ہے۔

44 بروسوی، تفسیر روح البیان، ج2، ص271

45 بخاری، صحیح بخاری، ج4، ص40، رقم الحدیث:2913

46 مراد علی، تفسیر یسیر فوق الیسیر، ج2، ص284